روزے كي حكمت

ہمارے رب جل وعلا كےناموں ميں سےايك نام (الحكيم) بھي ہے، وہ جو بھي حكم كرتا اور تقدير بناتا اور جس چيز سےبھي منع كرتا ہےاس ميں حكيم ہے اور كوئي نہ كوئي حكمت ضرور ہوتي ہے، لھذا ہمارا رب كوئي بھي فيصلہ حكمت كےبغير نہيں كرتا چاہے وہ فيصلہ كوني ہويا شرعي، بعض اوقات تواللہ تعالي اس كي حكمت پر مخلوق كو مطلع كرديتا اور اس كي خبر دے ديتا ہے، اور كبھي ان ميں كوئي بھي اس حكمت كي اطلاع نہيں ركھتا اور بعض اوقات بعض حكمت پر مطلع ہوتےہيں اور بعض اس سے محروم رہتے ہيں.

بہر حال ہر حالت ميں بندے پر واجب ہےكہ اللہ تعالي نےجو بھي شرعي اور قدري احكام مقرر كيےہيں ان ميں اپنےرب اور مولا كے سامنے سرخم تسليم كرے چاہےاس كي حكمت اس پر مخفي ہي كيوں نہ ہو، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالي كا فرمان ہے:

{كسي بھي مومن مرد اور عورت كو اللہ تعالي اور اس كےرسول صلي اللہ عليہ وسلم كےفيصلہ كےبعد اپنےكسي بھي معاملہ ميں كوئي اختيار باقي نہيں رہتا} الاحزاب (36)

اللہ تعالي كےان اوامر ميں جن كي حكمتوں ميں سے اللہ تعالي نے كچھ نہ كچھ حكمتوں كو ظاہر كيا ہے روزہ بھي شامل ہے، اس ليے روزے كي كئي قسم اور انواع كےفائدے ہيں، ان ميں ظاہري فوائد بھي ہيں اور باطني بھي، فردي فوائد بھي ہيں اور اجتماعي بھي، اور پھر روزے كےفائدے كي گواہي تو عقل سليم اور فطرت مستقيم بھي ديتي ہے، ذيل كي سطور ميں ہم ان فوائد ميں سے چند ايك فوائد كا ذكر كرتےہيں:

1 ـ اللہ تعالي كا تقوي اور پرہيز گاري پيدا ہونا:

اللہ تعالي كا فرمان ہے:

{اے ايمان والو! تم پر بھي اسي طرح روزے فرض كيے گئےہيں جس طرح تم سےپہلےلوگوں پر فرض كيے گئےتھے، تا كہ تم تقوي اختيار كرو} البقرۃ (187)

2 ـ نفس كونيچا كرنا : سير ہو كر كھانا پينا اورعورتوں سےمباشرت نفس كو اكڑ اور غفلت

اور شرارت پر انگیخت کرتا ہے.

3 ـ ایك حکمت یہ بھي ہےکہ غوروفکر اور ذکر کےلیے دل کوخلوت حاصل ہوتي ہے، اس لیے کہ ان شھوات کےتناول سے دل سخت اور اندھا ہوکر غوروفکر اور ذکر اور بندے کےمابین حائل ہوتا ، اورغفلت کودعوت دیتا ہے، اور کھانےپینےسےباطن خالي ہو تو دل منور ہوتا اور اس میں رقت پیدا کرکے سختي کوزائل کرتا اورذکر وفکر کےلیے خالي کردیتا ہے.

4 ـ اور ایك حکمت یہ بھي ہےکہ: روزہ خون کےگردش والي رگوں میں تنگي پیدا کرتا ہےخون کےجریان کي جگہ جو کہ شیطان کےسرایت کي جگہ ہیں، اور شیطان ابن آدم میں اس طرح سرایت کرتا ہےجس طرح خون کي گردش ہے، توروزے کي بنا پر شیطاني وسوسے ختم ہوجاتےاور شھوت وغضب میں کمي واقع ہوجاتي ہے، اسي لیے نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے روزے کوڈھال قرار دیا ہے کہ وہ نکاح کي شہوت ختم کردیتا ہے.

5 ـ روزے کے فوائدمیں تقویت ارادہ بھي شامل ہے، لھذا جو کوئي بھي بھوك اور پیاس کي تکلیف برداشت کرتےہوئےاس پر صبر کرتا ہے، اور روزے کےوقت جنسي تعلقات کي بیخ کني کرکے اسے ایسي قوت ارادي حاصل ہوتي ہے جس کي بنا پر وہ اپنےنفس کولگام دینےکےقابل ہوجاتا ہے اور وہ نفس کا اسیر بن کرمادي اورنقصان دہ شھوات کي طرف مائل نہیں ہوتا.

6 - روزے کےفوائد میں عادت کے کنٹرول کوکمزور کرنا بھي شامل ہے، بعض لوگوں پر عادت کا اتنا سخت کنٹرول ہوتا ہےکہ اگر انہیں کي عادت سے کھانا کچھ دیر لیٹ ہو جائے تو بھوك کي وجہ سےان کااخلاق ہي بگڑ جاتا ہے اور وہ اول فول بکنا شروع کردیتےہیں، اور بعض اوقات تواس کي چائے، قھوہ اور سگرٹ نوشي کي عادت تو اپنےگھر والوں پر کھانےکي عادت سےبھي زیادہ کنٹرول رکھتي ہےایسے لوگ اپني عادات کےاسیر شمار ہوتےہیں، لھذا روزہ انسان کو اپني بري اور گندي عادات پر کنٹرول کرنےکي تربیت دیتا ہے.

7 ـ روزے کےفوائد میں سےیہ بھي ہےکہ: غني اور مالدار اپنےاوپر اللہ تعالي کي نعمت کي قدر کوپہچان لیتا ہےکہ اللہ تعالي نےاس کےمقدر میں وہ کچھ رکھا ہےجوبہت سےفقراء کونہیں دیا مثلا وافر کھانا پینا اور نکاح وغیرہ کي سہولیات سےانہیں محروم رکھا ہے، لھذا مالدار شخص کوایك مخصوص اور کچھ دیر کےلیے ان اشیاء سے رکنےاور مشقت کےحصول سےوہ لوگ یاد آجاتے ہیں جنہیں مطلقاان اشیاء سے محروم رکھاگیا ہے، اور اس کےلیے مالداري اور غنا جیسي نعمت کا

شكرادا كرنا واجب كرتي ہے، اور اسےاپنےمحتاج اور ضرورت مند بھائي كي ہر ممكن مدد اور خيرخواہي كرنے كي دعوت ديتي ہے.

8 - روزے كي حكمت ميں مالدار وغني اور فقير لوگوں كےمابين مساوات وبرابري بھي شامل ہے، يہ روزہ ايك اجباري فقر ہے جواسلام نےسب مسلمانوں پر فرض كيا ہےتا كہ سب لوگ اپنےباطن ميں برابر ہوں ، يہ ايسا اجباري فقر ہے جس سے انساني نفس كوعملي طريقہ كےساتھ شعور حاصل ہوتا ہےكہ صحيح مساوات اس وقت ہے جب شعور ميں سب لوگ برابر اور متساوي ہوں، يہ نہيں كہ جب شعور ميں ايك دوسرے سے مختلف ہوں تو مساوات قائم ہوتي ہے، بلكہ مساوات تويہ ہےكہ جب وہ ايك ہي درد اور تكليف محسوس كريں يہ نہيں كہ جب وہ متعدد اور كئي قسم كي رغبات ميں ايك دوسرے سے تنازع كرتےپھريں.

9 - رمضان المبارك كےروزے كا ايك فائدہ يہ بھي ہےكہ: اس ميں اجتماعي طور پر اللہ تعالي كي عبادت كا اظہار ہوتا ہے، اس ليے آپ مشرق سے ليكر مغرب تك سب مسلمانوں كواس ماہ مبارك كا روزہ ركھنےميں مجتمع ديكھيں گے، حتي كہ وہ لوگ جن سے بعض دوسري مخالفات سرزد ہوتي ہيں وہ بھي اس ماہ ميں مسلمانوں كےساتھ ہي روزہ ركھتےہيں، جب رمضان المبارك آتا ہے تو وہ بھي اپنےمسلمان بھائيوں كےساتھ روزہ ركھنےميں شريك ہوتےہيں، لھذا آپ ان ميں كسي كو بھي روزہ كےبغير نہيں ديكھيں گےحتي كہ معصيت و گناہ كرنےوالا شخص - اللہ كي پناہ - اعلانيہ طور پر كھانےپينے كي استطاعت نہيں ركھتا، بلكہ كافر شخص بھي مسلمانوں كےسامنےاعلانيہ طور پر كھانےپينے كي استطاعت نہيں ركھتا، اس ميں كوئي شك نہيں كہ اس علامت ميں كئي ايك فوائدہيں، جن ميں سےچندايك يہ ہيں:

روزہ ايك سري اور مخفي عبادت ہونےكےباوجود اس ميں اللہ تعالي كي عبادت كا اظہار پايا جاتا ہے.

اس ايماني فضا ميں توبہ كركےاللہ تعالي كي طرف رجوع كرنےوالے شخص كےليے فرصت اورموقع پايا جاتا ہےكہ وہ توبہ كركےاللہ كي طرف كرلےكتنےہي اشخاص كےليے يہ ماہ مبارك ہدايت كي طرف جانےكا نقطہ آغاز بنا ہے.

اس ميں كافر اور گنہگار شخص ميں ذلت وپستي كا شعورپيدا ہوتا ہے جواسے اپني موجودہ حالت سےنفرت دلاتا ہے.

یہ بھي ہےکہ مسلمانوں پراس عبادت میں آساني وسھولت پیدا ہوتي ہے، اس لیے کہ سارا معاشرہ ہي روزہ رکھتا ہےجس کي بنا پر بندے کےلیے اس عظیم عبادت کي بجا آوري میں آساني پیدا ہوتي ہے.

10 – روزے کےفوائد میں نفس کو امانت کي حفاظت کرنےکي تربیت ملتي ہے، اس لیےکہ جو شخص اللہ تعالي کي امانت اور اس کےاحکام کا خیال کرتا ہواور قوي ہو وہ اپنےاعمال میں قوي ہوگا، اور اس کےعلاوہ اللہ تعالي نے جو عمل بھي اسےکرنا کا حکم دیا ہواس پر وہ امین ہوگا.

اور جو شخص اللہ تعالي کي عظیم امانت اللہ تعالي کي شریعت اور قانون واحکام میں خیانت کرتا ہو وہ دوسرے کاموں میں بدرجہ اولي خیانت کرےگا، اور جو کوئي بھي قوت ارادہ اورپختہ اور سچے عزم پرایمان اوراجروثواب کي نیت سے پورا مہینہ تربیت حاصل کرتا رہےتو وہ شخص عہد کي پاسداري کرنےوالا، اور نرم مزاج اور ارادہ کا پختہ ہوگا. دیکھیں: صفوۃ الآثار للدوسري (3 / 101)

سب سے عجیب بیان یہ کیا جاتا ہےکہ ایك کافر مسلمانوں کا اس طرح آزماتا کہ انہیں روزہ رکھنےاور اللہ تعالي کےبارہ میں خیانت کرنےکا اختیار دیتا اور جولوگ روزہ نہ رکھتےانہیں مزدوري زیادہ دیتا لیکن جب ماہ رمضان ختم ہوجاتا تومعاملہ بالکل برعکس کردیتا کہ روزے داروں کو مزدوري ڈبل دیتا اور روزہ نہ رکھنےوالوں کي تنخواہ میں یا تو کمي کردیتا یا پھر انہیں ملازمت سے ہي برطرف کردیتا اور انہیں صراحتا یہ کہتا کہ انہوں نےاپنےدین سے خیانت کي ہے! . دیکھیں: صفوۃ الآثار للدوسري (3 / 103) .

11 – اس کےعلاوہ روزے کےطبي فائدے بھي بہت ہیں، روزہ اللہ تعالي کےحکم سے روزے دار کو بہت سي بیماریوں سے بچاتا ہے، اس کےمتعلق ریسرچ کرنےوالے ڈاکٹر مصطفي الحفار کہتےہیں: جدید علمي ریسرچ نےیہ ثابت کردیا ہےکہ روزے کے بہت سے فوائد ہیں، فرانس میں غذائي امراض اور اس کےعلاج کےمتعلق ریسرچ کےخصوصي ادارے نےاپنےمریضوں کومکمل ایك ماہ کےروزے رکھوائےاور اسے رمضاني علاج کا نام دیا، یہ سب کچھ انہوں نےروزے اور جسم کے سب اعضاء پر اس کےفوائد کي تحقیق اور ریسرچ کرنے کےبعد یہ طریقہ علاج اختیار کیا جس کي چند مثالیں ہم ذیل میں دیتے ہیں:

دل: روزہ دل کي دھڑکنوں کو منظم کرتا اور عملیہ ہضم کےوظائف کو راحت دیتا ہے.

خون: روزہ خون میں کسٹرول، تیزابیت اور چربي وغیرہ کو صاف کردیتا ہے.

جگر: جگر کےبہت سےکام اور کئي ايك خصائص ہيں جوبغيرکسي تکليف کےکرتا ہے، اور ہاضمہ ميں موانع اوراس کےزہر کےباوجود بغير کسي تنگي کےمواد حيوي تيار کرتا ہے .

معدہ: چند يوم مسلسل روزےرکھنےسے ہضمي غدے ختم کرديتا ہے .

روزہ انسان کو موٹاپے، شوگر، جوڑوں ميں بولي تيزابيت ختم ہونے سے پيدا شدہ روماٹيزم، اور گردے کي پتھري، اور کسٹرول اور شريانوں ميں بلڈ پريشرزيادہ ہونےاور سرو دماغ اور آنکھ ، دل اور گردے ميں اس کا زيادتي سےبچاؤ کرتا ہے.

ديکھيں: روح الدين الاسلامي تاليف: عفيف طبارۃ (490 - 491) .

اور جب بعض مريضوں کےليے روزہ رکھنا مشکل تھا اور اس ميں مشقت تھي تو اللہ تعالي نے ان کےليے روزہ نہ رکھنا مباح کرديا اور اسي طرح مسافر کا بھي يہي حال ہےاس کےبارہ ميں اللہ سبحانہ وتعالي کا فرمان ہے:

{اور تم ميں سے جو کوئي بھي مريض ہو يا مسافر تووہ دوسرے ايام ميں گنتي پوري کرے} البقرۃ (184)

شريعت نے روزے ميں آساني اور عدم مشقت کو مد نظر رکھا ہے، اور اسي ليے ابتدائےاسلام ميں يہ تھا کہ روزے دار افطاري سےقبل اگر سوجاتا تو وہ دوسرے دن بھي بغير کھائےپيے روزہ مکمل کرےگا، پھر اللہ تعالي نے اپنے بندوں پر رحم کرتےہوئے اسے منسوخ کرديا جيسا کہ مندرجہ ذيل حديث سے واضح ہوتا ہے:

براء بن عازب رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتےہيں کہ محمد صلي اللہ عليہ وسلم کےصحابہ ميں سے جب کوئي روزہ رکھ ليتا اور افطاري کا وقت ہونےپر بغير کھائے پيےسوجاتا تو اس رات اور اگلے دن شام تك کچھ نہ کھاتا، قيس بن صرمہ انصاري رضي اللہ تعالي عنہ روزے سےتھے جب افطاري کا وقت ہوا تو بيوي کےپاس آئے اور کہنےلگےکيا کھانےکو کچھ ہے؟ بيوي نےجواب ميں کہا نہيں ليکن ميں جا کرکہيں سےآپ کےليے ڈھونڈ لاتي ہوں

قيس رضي اللہ تعالي عنہ نےسارا دن کام کيا ہوا تھا اور انہيں نيند نے آليا جب ان کي بيوي آئي اور انہيں سويا ہوا ديکھ کرکہنےلگي تيرے ليے ناکامي ہو، جب نصف دن گزرا تو ان پر غشي طاري ہوگئي، تو يہ واقعہ نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم سے ذکر کيا گيا تو يہ آيت نازل ہوئي:

{روزے کي راتوں ميں تمہارے ليے بيوي سے ملنا حلال کرديا گيا ہے} البقرۃ (187)

توصحابہ کرام کو بہت زیادہ خوشي ہوئي تو یہ آیت نازل ہوئي:

{کھاؤ پیئو حتي کہ تمہارے لیے فجر کا سفیدا دھاگہ سیاہ دھاگےسے ظاہر ہو جائے پھر رات تك روزہ مکمل کرو} البقرۃ (187)

نعمت اسلام پر اللہ تعالي کا شکرہے، ہم اللہ تعالي سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لیے اسلام کي نعمت کو ہمیشہ کےلیے رکھےاور اپنا شکر کرنے کي توفیق عنائت فرمائے، اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے، اللہ تعالي ہي زیادہ جاننے والا اور بہت حکمت والا ہے، وصلي اللہ علي محمد وعلي آلہ وصحبہ وسلم.